

## 12516- نقاب کی حالت میں صحیح کرنے پر کیا لازم آتا ہے

سوال

میں نے پچھلے برس صحیح اور عمر کیا تھا، مجھے علم تھا کہ نقاب جائز نہیں، لیکن اس کے باوجود مجھے لازمی نقاب کرنا پڑا کیونکہ میرے اردو گردبہت سے لوگ تھے، مجھے کہا گیا ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ غلط تھا چاہیے تو یہ تھا کسی اور چیز کے ساتھ پھرہ چھپایا جاتا، اس غلطی کو صحیح کرنے کے لیے مجھے کیا کرنا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

نقاب پہنا احرام کی منوعہ اشیاء میں سے ہے، احرام کی حالت میں عورت کے لیے غیر محروم مردوں سے اپنا چھرہ اس طرح چھپانا ممکن ہے کہ وہ اپنے سر کے اوپر سے پھرے پر کپڑا اداں لے، لیکن نقاب جیسی منوع احرام چیز کا ارتکاب نہ کرے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں آپ ہمیں کون سا باب اس پہنچ کا حکم دیتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم نہ تو قصیص زیب تن کرو اور نہ ہی سلواریں، اور نہ ہی پچڑیاں.... اور احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور نہ ہی دستاں پہنچ۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1741).

ابن قدم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

ابن منذر کا کہنا ہے: بر قع کی کراہیت سعد اور ابن عمر اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے، ہمارے علم کے مطابق اس کی کسی نے بھی خلافت نہیں کی، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورت نہ تو نقاب کرے اور نہ ہی دستاں پہنچ۔"

اور قریب سے اجنبی مرد گزرنے کی بنا پر اگر اسے اپنا چھرہ چھپانے کی ضرورت پیش آئے تو وہ اپنے سر سے نیچے پھرے پر کپڑا لٹکا لے، یہ عثمان اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اور عطاء، امام مالک، الشوری اور امام شافعی، اسحاق، محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور یہ اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کر قریب ہیں کہ:

"ہمارے پاس سے قافد والے گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں ایک اپنی اوڑھنی اپنے سر سے اپنے چھرے پر لٹکا لیتی، اور جب وہ ہم سے آگے گزرتے تو ہم پھرہ نشکا کر لیتیں"

سن ابو داود حدیث نمبر (1833) افسنی (3/154) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جلباب المرأة میں صحیح قرار دی ہے۔

کسی عذر کی بنا پر عمداً مخطوطات احرام کا ارتکاب کرنے سے فدیہ واجب ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ: یا تو تین روزے رکھے، یا پھر حرم کے مساکین میں سے چھ مساکین کو کھانا کھلائے، یا پھر حرم کی حدود میں ایک بھری ذبح کرے، عذر کی بنا پر مخطوطات احرام کے ارتکاب کی بنا پر اس پر کوئی گناہ نہیں اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ کی حالت بھی اسی قسم میں شامل ہوتی ہے کیونکہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ:

مردوں کی کثرت کی بنا پر آپ نے نقاب کیا تھا، تو اس طرح آپ پر فدیہ لازم آتا ہے جس کا ذکر اور پر ہو چکا ہے، اور آپ پر کوئی گناہ نہیں، یہ تو اس وقت ہے جب آپ نقاب سے مراد نقاب لے رہی ہوں، نہ کہ پھرے کے کو عام نقاب کے علاوہ کپڑے سے چھپانا، لیکن اگر آپ نے بغیر نقاب کے چہرہ چھپایا، یا پھر عادتاً جو طریقہ ہے اس کے علاوہ طریقہ اختیار کیا ہے تو اس میں آپ پر کوئی چیز لازم نہیں آتی، بلکہ ان شاء اللہ آپ کو پرده کرنے اور مردوں کی نظر سے دور رہنے کا اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"جب محرم شخص اور پریان کردہ مخطوطات احرام میں سے کسی کا ارتکاب کرے یعنی جماع یا شکار وغیرہ کرے تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ بھول گیا ہو، یا پھر جاہل ہو یا پھر مجبور کر دیا گیا ہو، یا سویا ہوا ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا، نہ تو کوئی گناہ ہے اور نہ ہی اس کی عبادت فاسد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

...اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے یا ہم فلٹی کر لیں تو ہمارا مذاقہ نہ کرنا، اے ہمارے رب ہم پر اس طرح بوجہ نہ ڈالنا جس طرح ہم سے ہم لوں پر بوجہ ڈالا تھا، اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجہ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو، ہم معاف کر دے، اور ہمارے گناہ بخشن دے، اور ہم پر حم فرم، تو ہمارا مولا و آقا ہے، کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرمائی۔ البقرۃ (286)

اور ایک مقام پر فرمان باری تعالیٰ ہے:

...جو تم سے بھول چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، لیکن گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل کے ارادے سے ہوں، اور اللہ تعالیٰ بختنے والا رحم کرنے والا ہے۔ الاحباب (5).

دوسری حالت:

مخطوطات میں سے کسی چیز کا عمداً ارتکاب ایسے عذر کی بنا پر کرے جو اسے مباح کرتا ہو، تو اس حالت میں اس پر وہ ہے جو اس کے فعل سے مرتب ہوتا ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

...اور اللہ تعالیٰ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو اگر تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی مسرا ہو اسے کر ڈالو اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈو اوجب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ بخیج جائے، البتہ جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ وہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے، خواہ قربانی کرے۔ البقرۃ (196).

تیسرا حالت:

مخلورات میں کسی مخلور کا عدم ارتکاب بغیر کسی ایسے عذر کے ہو جو اسے مباح کرتا ہو، تو اس بنا پر اس کے فعل سے جو مرتب ہو گا وہ گناہ کے ساتھ ہے۔

دیکھیں: مناسک الحج و الحمرۃ (الفصل الخامس / مخلورات الاحرام)

واللہ اعلم.